

ایک حسین خطا -- از- زہرہ شیخ -- کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

WWW.KITABNAGRI.COM



کتاب نگری

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

www.kitabnagri.com
Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

www.kitabnagri.com
whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

ایک حسین خطا

زہرہ شیخ



وہ یادیں، وہ شائیں، آج بھی یاد ہے مجھ کو،

وہ جو ایک حسین خطا میں نے کی تھی،

www.kitabnagri.com

شام کے ساڑھے پانچ بج گئے تھے دفتر کی چھٹی ہو چکی تھی تقریباً ملازم بھی جا چکے تھے۔ میں اپنی کیسین میں بیٹھا رہا۔ دل نہیں چاہ رہا تھا گھر جانے کا سر جیسے پھٹ رہا تھا وہی روز کا گھر جاتے ہی بیوی کی شکایتیں

Posted On Kitab Nagri

شروع یہ لانے کو کہا تھا نہیں لائے میری ایک بات نہیں سنتے یار ہم بھی انسان ہیں دفتر میں دنیا بھر کے کام ہوتے ہیں بھول جاتے ہیں اور اوپر سے بچے ان کے آپس کے جھگڑے میری ہی عدالت میں آتے ہیں لیکن اب کر بھی کیا سکتے ہیں یہی تو زندگی ہے۔

میں پانچ بج کر پچاس منٹ پر اپنی کار لیے دفتر سے نکل گیا۔ کار بھی چلانے کا دل نہیں چاہ رہا تھا بس کسی طرح یہ راستہ کٹ جاتا پھر میری نگاہ بس اسٹاپ پر ایک نازک سے لہراتے ہاتھ پر پڑی۔ قریب پہنچتے ہی مجھے سمجھ آیا کہ اس نے سرخ اور سبز رنگ کی ساڑی پہنی ہوئی تھی پھر میں نے اس کے سامنے کار روک دی وہ کار کو اپنی طرف رکتا دیکھ کر کار کی کھڑکی کی طرف آئی اور جھانکتے ہوئے۔

"کیا آپ ہمیں آگے چوراہے تک چھوڑ سکتے ہیں؟" وہ کیا ہے نہ کہ ہمیں ٹیکسی مل نہیں رہی ہمیں کام پر جانا ہے دیر ہو رہی ہے "وہ بہت ہی نزاکت سے کہی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ گوری رنگت والی تھی اس کے سیاہ بال کھلے ہوئے زلفیں لہرا رہی تھی آنکھوں میں موٹا سیاہ کاجل، ماتھے پر سرخ بندی، سفید چہرے پر سرخ ہونٹ ولہو وہ کیا خوب تھی جیسے خدا نے اسے بڑی فرصت سے بنایا ہو۔ اس کا پہناوا کراچی کی عورتوں سے تھوڑا مختلف تھا ساڑی، بندی خیر اسے دیکھتے ہی میں کھو سا گیا تھا وہ سر کا پھٹنا وہ تھکاوٹ مانند سب دور ہو گیا تھا۔ میرے کچھ نہ کہنے پر وہ "جناب؟" کہہ کر پکاری۔ "جناب" یہ لفظ میں نے پہلے بھی سنا تھا لیکن آج یہ لفظ کتنا خوبصورت لگ رہا تھا۔ وہ میرے جواب کی منتظر تھی اور میں کیسے منع کر سکتا تھا میں نے "جی تشریف لائیں" کہہ کر میں نے اپنی سیٹ پر بیٹھے بیٹھے ہی کار کا دروازہ کھولا وہ بیٹھ گئی۔

"بہت شکریہ جناب آپ کا" وہ مسکراتے ہوئے کہی اس کی ہر ادا قاتلانہ تھی پھر میں نے بھی جواباً مسکرا دیا۔ نہ جانے اس نے کونسا کس برانڈ کا پرفیوم لگایا تھا مانند ہر سانس میں الگ ہی سکون تھا۔ میں دل تھام کر ڈرائیو کر رہا تھا وہ کبھی اپنے بال ٹھیک کرتی تو کبھی ساڑی۔ ہاتھ میں پہنی سرخ چوڑی کی کھنکھناہٹ مجھے ہر بار اس کی طرف متوجہ کر رہی تھی۔ بس یہ حسین سفر ختم ہونے والا تھا چوراہا آگیا تھا

Posted On Kitab Nagri

"آآ۔ آپ کو کہاں جانا ہے۔۔ آپ کہیں تو میں آپ کو آپ کی منزل تک پہنچا دوں؟" میں نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"نہیں شکریہ۔۔ بس یہاں سے پانچ منٹ کا راستہ ہے آپ شریف آدمی معلوم ہوتے ہیں۔۔ ہمارے ساتھ جائیں گے تو لوگ غلط سوچیں گے"

واہ! کتنی سمجھدار تھی میں نے اثبات میں سر ہلایا پھر وہ کار سے نکل گئی میں اسی طرح کار میں بیٹھا دیکھتا رہا جب تک وہ آنکھوں سے او جھل نہیں ہوئی۔ پھر میں بھی اپنی کار گھماتے ہوئے گھر کے لیے روانہ ہو گیا میرے لب پر ہر وقت مسکراہٹ تھی ساڑھے چھ بجے میں گھر پہنچ گیا دروازے پر دستک دی بیوی نے دروازہ کھولا

"اسلام علیکم!۔۔ ٹماٹر لائے آپ؟" وہ کہتی ہوئی میرے ہاتھ دیکھ رہی تھی میرے ہاتھ صرف دفتر کا بیگ تھا میں اندر داخل ہو گیا اور میرے صوفے پر بیٹھنے تک۔۔۔

"نہیں لائے نہ۔۔ جاتے وقت کتنا کہی تھی کہ آتے ہوئے ٹماٹر لیتے آئیں ٹماٹر لیتے آئیں۔۔ اور تو اور پانچ بجے بھی فون کی تھی آپ میری ایک بات نہیں سنتے"

Posted On Kitab Nagri

"لے کر آجاؤں گا میری جان تھوڑا چین کی سانس تو لینے دو" میں نے پیر سے موزہ نکالتے ہوئے کہا تھا۔ وہ لفظ 'میری جان' سن کر حیرت میں آگئی تھی پھر شرماتے مسکراتے وہاں سے چلی گئی۔ مجھے بھی سمجھ نہیں آیا کہ اتنے دنوں بعد اچانک سے میں نے کیسے کہہ دیا خیر وہ خاموش تو ہو گئی پھر اگلے ہی پل میری چھوٹی بیٹی اپنے بڑے بھائی کی شکایت لے کر میرے پاس آگئی

"بابا دیکھیں نہ بھیاں مجھے اپنا کھلونا نہیں دے رہے"

"کوئی نہیں میں اپنی گڑیا کے لیے دوسرا کھلونا لاؤں گا" میں نے مسکراتے ہوئے گڑیا کا چہرہ نرمی سے پکڑتے ہوئے کہا وہ چار سالہ بچی بھی حیرت میں آگئی تھی ورنہ تو میں اپنے بڑے بیٹے کو ہی ڈانٹ کر گڑیا کو کھلونا دے دیا کرتا تھا شاید آج میرا مزاج کافی اچھا تھا۔۔۔ سورج ڈوب گیا مغرب ہو گئی تھی شام کے چائے ناشتے کے بعد میں صوفے پر بیٹھائی۔ وی دیکھ رہا تھا نگاہیں ٹی۔ وی پر تھی لیکن دل و ذہن اسی حسینہ میں مصروف تھا وہ گفتگو وہ پل وہ اس کا جناب کہنا۔۔۔ پھر میرے ذہن میں اچانک سے آیا کہ اس کا نام کیا ہو گا؟ اب مجھے اس کا نام جاننے کی طلب ہو رہی تھی میں اندازے لگا رہا تھا کہ اس حسینہ کا

Posted On Kitab Nagri

نام کیا ہو گا میں اس سے دوبارہ ملنا چاہتا تھا اس کے لیے مجھے کل کا بے صبری سے انتظار تھا کل، کل کی شام کا۔

صبح میں دفتر کے لیے میں تیار ہو رہا تھا ایک الگ سا احساس ایک الگ سی خوشی ہو رہی تھی۔ میں یونہی پینٹ شرٹ ان کیے چلا جایا کرتا تھا لیکن آج میں نے سفید شرٹ اور نیلی پینٹ پہنی ہوئی تھی میں نے سنا تھا کہ سفید رنگ میں مرد زیادہ اچھے لگتے ہیں۔ بالوں کو اچھی طرح سیٹ کر کے مہنگا والا پرفیوم لگا کر ڈائمنگ ٹیبل پر آیا

"مریم چائے ٹھنڈی ہو گئی ہے گرم کر دو" میں نے ٹھنڈی چائے پا کر کہا پھر ناشتہ کرنے لگا۔ میرے کہتے ہی مریم کچن سے آئی۔

"آج آپ دیر سے تیار ہو رہے تھے تبھی ٹھنڈی ہو گئی ہے۔۔ اچھا کوئی پروگرام ہے کیا دفتر میں" میز سے چائے کا کپ اٹھا کر کہی۔

"آآ۔۔ ہاں" میں اسے دیکھ کر یہ جھوٹ کہے نہ سکا کہ میں دوسری عورت کہ لیے اس طرح تیار ہو کر جا رہا ہوں وہ پگلی بھی "اچھا" کہہ کر چلی گئی مجھے یہ ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔ چائے پینے کے بعد میں دفتر

Posted On Kitab Nagri

کے لیے روانہ ہو گیا۔ دفتر میں کام کے دوران میں یہی سوچ رہا تھا کہ مجھے جانا چاہیے یا نہیں؟۔۔ گھر تو مجھے جانا ہی تھا اسی راستے سے اور یہ ضروری تو نہیں کہ وہ آج بھی مجھے ملے۔ بالآخر میں پانچ بج کے پچاس منٹ پر دفتر سے نکلا شاید اسے دیکھنے کے لیے اس سے ملنے کے لیے اس کا نام جاننے کے لیے وہ آج بھی اسی بس اسٹاپ پر کھڑی تھی آج اس نے گلابی رنگ کی ساڑی پہنی ہوئی تھی میں نے اس کے سامنے کار روک دی وہ پھر سے کار کی کھڑکی کی طرف آئی اور جھانکتے ہوئے

"اوو جناب آپ؟۔" اس نے مجھے پہچانتے ہوئے کہا۔

"جی آپ چاہیں تو میں آپ کو چوراہے تک چھوڑ سکتا ہوں" وہ ہنسنے لگی وہ ہنستے ہوئے بھی کیا خوب لگتی تھی

"نہیں آپ کو تکلیف ہوگی" 

"نہیں اس میں کوئی تکلیف کی بات نہیں ہے میرا گھر کا راستہ چوراہے سے ہی گزرتا ہے۔۔ آپ آجائیں" وہ مسکراتے ہوئے کار کا دروازہ کھول کر بیٹھ گئی۔

"آآ۔۔ کیا میں آپ کا نام جان سکتا ہوں؟" کچھ دور جاتے ہی میں نے ہچکچاتے ہوئے کہا

"ہاں کیوں نہیں۔۔ ہمارا نام انیقہ ہے"

Posted On Kitab Nagri

"انیقہ۔۔ کافی پیارا نام ہے آپ کا" میں کبھی ڈرائیو کرتا کبھی اسے دیکھتا

"جی۔۔ آپ کا نام؟" اس نے پوچھا

"میرا نام امر ہے" میں نے اسے دیکھتے ہوئے کہا

"اچھا" وہ یوں اچھا کہی شاید اسے میرا نام پسند نہیں آیا خیر الف سے امر الف سے انیقہ یہ سوچ کر مجھے

اچھا لگا۔ کبخت چوراہا بھی جلدی آگیا میں دعائیں کر رہا تھا کہ راستے میں ٹریفک ہو جائے لیکن مجال ہے

جو ہوتی حسین سفر بھی مختصر سا رہا وہ مجھے "شکریہ" کہہ کر چلی گئی۔

اگلی شام بھی میں دفتر سے پانچ بج کر پچاس منٹ پر نکلا دور سے ہی مجھے بس اسٹاپ پر کئی لوگ

موجود نظر آرہے تھے لیکن وہ نہیں تھی میرا دل دھک سا رہے گیا اسے نہ پا کر پھر جب میں قریب

پہنچا تو وہ واقعی میں کہیں نہیں تھی میں اسی طرح کاررو کے کچھ دیر انتظار کرتا رہا چھ بج کر پندرہ منٹ

ہو گئے تھے اس طرح زیادہ دیر تک کھڑے رہنا بھی ٹھیک نہیں لگ رہا تھا تو میں کار لیے چل پڑا

چوراہے تک میری نگاہیں اسے ہی ڈھونڈتی رہی شاید وہ آج قسمت میں نہیں تھی میں اسی طرح ادا اس

منہ لیے گھر چلا گیا۔ گھر میں بھی کچھ خاص دھیان نہیں لگ رہا تھا میں ہر وقت یہی سوچتا رہا کہ وہ آج

Posted On Kitab Nagri

کیوں نہیں آئی کیا آج اس کے کام کی چھٹی تھی؟ یا اس کی طبیعت خراب تھی اس وجہ سے وہ نہیں آئی؟

مجھے بس کل کی شام کا انتظار تھا میں نے طے کر لیا تھا کہ اگر وہ مجھے کل ملی تو میں اسے اتنے آسانی سے جانے نہیں دوں گا کچھ باتیں کروں گا کچھ وقت گزاروں گا وہ جو میرے ہوش و حواس پر چھائی ہوئی تھی۔

میں دفتر میں بیٹھا فہرست تیار کر رہا تھا کہ مجھے اس سے کیا کیا بات کرنی ہے میں نے سوچ رکھا تھا اسے کہاں لے جانا ہے لیکن پھر بات یہ بھی تھی کہ اگر وہ منع کر دی تو؟۔۔ تو میں اس سے اصرار کروں گا۔ میں پانچ بج کر چالیس منٹ پر ہی کار لیے دفتر سے نکل گیا بد قسمتی سے وہ آج بھی نہیں تھی بس اسٹاپ پر کئی لوگ تھے لیکن پھر اس کے بیٹن سانس لگ رہا تھا میں چھ بج کر پندرہ منٹ تک انتظار کرتا رہا وہ نہیں ملی مجھے شدید غصہ آنے لگا تھا پھر گھر کے لیے پہلے کی طرح اداس منہ لٹکائے چل پڑا۔ گھر پر بھی مجھے عجیب سا چڑچڑاپن لگ رہا تھا میرے آتے ہی۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!۔۔ دودھ نہیں لائے آپ "وہ میرے ہاتھ میں صرف دفتر کا بیگ دیکھتے ہوئے کہی۔ بینا کچھ کہے میں اندر داخل ہو گیا اور صوفے پر بیٹھ گیا۔

"دو تین دن سے تو آپ برابر چیزیں لے آیا کرتے تھے آج کیا ہو گیا" مریم نے تعجب کا اظہار کیا۔

"ارے آج نہیں لایا تو کونسا عذاب آگیا" میں نے جھنجھلاتے ہوئے کہا

"ہائے اللہ یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ۔۔۔ دودھ نہیں ہے تو چائے کیسے بنے گی یہی کہہ رہی تھی میں "وہ برامان گئی تھی کہہ کمرے میں چلی گئی

دل جیسے بے چین ہو رہا تھا کچھ اچھا نہیں لگ رہا تھا میں کمرے کی بتی بجھائے بیٹھا اسی کے خیالوں میں کھویا تھا پھر اچانک سے کچن سے برتن کے گرنے کی آواز آئی میں چونک گیا میری سوچ ٹوٹ گئی میرا خون خول اٹھا بہت ہی مشکل سے میں خود کو سکون میں لے گیا تھا اس کی یادوں میں۔ میں دانت پیستا رہے گیا مجھے اب اس کے دوبارہ ملنے کی توقع نہیں تھی لیکن۔۔ لیکن میری قسمت کو شاید کچھ اور ہی منظور تھا اگلے دن میں دفتر سے پانچ بج کر پچاس منٹ پر نکل گیا میری نظر دور سے ہی بس اسٹاپ پر تھی وہ کھڑی تھی واقعی میں وہ وہی تھی انیقہ۔۔ آج جیسے جان میں جان آئی ہو میرے چہرے کا رنگ

Posted On Kitab Nagri

سیکنڈ میں بدل گیا میں اس کے سامنے کار روک دیا آج اس نے نارنجی رنگ کی ساڑی پہنی ہوئی تھی ہمیشہ کی طرح آج بھی خوبصورت لگ رہی تھی وہ مجھے دیکھ کر مسکراتے ہوئے کار کی طرف آئی اور بیٹا کچھ کہے کار میں بیٹھ گئی میں تھوڑا حیرت میں پڑ گیا لیکن مجھے خوشی ہوئی۔ اس کی خوشبو پھر سے ہر سانس میں سکون پیدا کر رہی تھی

"کیسی ہیں آپ انیقہ؟" میں نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور کار چلانے لگا۔

"آپ کو ہمارا نام یاد ہے؟" اس سوالیہ انداز میں کہا۔

"ہاں میں کیسے بھول سکتا ہوں۔۔ آپ کو میرا نام یاد نہیں؟"

"آآ۔۔ ہاں امیر۔۔ امیر نام ہے نہ آپ کا؟" اس نے یاد کرتے ہوئے غلط کہا۔ مجھے برا لگ رہا تھا اسے

میرا نام یاد نہیں تھا۔

"جی نہیں امیر نہیں امر نام ہے میرا" میں نے درست کیا۔

"اچھا" ویسے اتنے دنوں سے آپ کہاں تھیں آپ نظر نہیں آئیں "آخر میں نے پوچھ ہی لیا۔

"وہ ہمیں کام پر زرا جلدی جانا تھا اس لیے ہم جلدی آیا کرتے تھے "

"آآ۔۔ کیا آپ مجھے اپنا تھوڑا سا قیمتی وقت دے سکتی ہیں؟" میں نے رک رک کر کہا

Posted On Kitab Nagri

"کس لیے؟"

"مجھے آپ سے کچھ باتیں کرنی ہے"

"پھر تو ہمیں دیر ہو جائے گی خیر آپ کریں باتیں"

"نہیں یہاں نہیں"

پھر میں اسے ساحل سمندر لے گیا شام کا الگ ہی منظر تھا سرد ہوائیں چل رہی تھی اس کی زلفیں
چہرے پر بکھر رہی تھی۔ بہت ہمت کرتے ہوئے میں نے اپنی بات کی شروعات کی

"انیتہ جی آپ نے کیا جادو کر دیا ہے مجھ پر میں ہر وقت آپ کے ہی بارے میں سوچا کرتا ہوں دودن
سے آپ سے ملاقات نہیں ہوئی میں بے چین رہا۔۔ میں آپ کو چاہنے لگا ہوں" مجھے جو یاد آتا گیا میں
کہتا گیا۔ مجھے لگا وہ مجھے سن کر حیران ہو جائے گی لیکن وہ ہنسنے لگی

"ہاں ہنسیے مجھ پر" کہہ کر میں سمندر کی طرف دیکھنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

"ارے امرجی آپ برامان گئے میں تو ایسے ہی ہنس رہی تھی خیر اب تک آپ کی شادی نہیں ہوئی کیا؟"
"میرے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ میں کیا جواب دوں میں اس سے چھپا کر بعد میں پچھتانا نہیں چاہتا تھا۔"
"دونپے ہیں" وہ ایک زور سا کہنا لگانے لگی وہ اس طرح ہنس کر مجھے شرمندہ کر رہی تھی
"معاف کریں" وہ ہنسی روکتے ہوئے کہی

"دونپے ہیں اور آپ کہتے ہیں کہ آپ ہمیں چاہنے لگے ہیں۔۔ بیوی تو ہے نہ آپ کی؟؟" اس نے
بھونپیں اچکاتے ہوئے سوالیہ انداز میں کہا۔

"جی!!" میں نے نظر چرا کر کہا۔

"دونپے ہیں بیوی ہے پھر تو آپ غلط کر رہے ہیں"

"بیوی بچوں کے ہونے کے بعد بھی محبت نہیں ہو سکتی؟"

"اب آپ کہہ رہے ہیں کہ آپ کو ہم سے محبت ہے؟" وہ اب حیران ہو گئی۔

"ہاں ہے۔۔ دیکھو انیقہ میں تم سے کچھ نہیں چاہتا بس تم ہر شام مجھ سے ملا کرو پھر تم اپنے کام پر چلے
جایا کرنا اور میں گھر" میں نے اپنے دل کی ساری بات کہہ دی اس سے۔ پتا نہیں میں کب سے بے حس

Posted On Kitab Nagri

ہو گیا تھا وہ سمجھ رہی تھی میری باتوں کو وہ اثبات میں سرہلائی پھر میں اسے چوراہے تک چھوڑ کر گھر چلا گیا۔ آج بہت سکون ملا تھا مجھے۔

اگلے دن ہم نے جلدی ملنے کا ارادہ کیا تھا تاکہ وقت زیادہ مل سکے میں پانچ بجے ہی دفتر سے نکل گیا وہ کھڑی تھی میرے انتظار میں۔ پھر کار میں بیٹھا کر کیفے لے گیا وہاں ہم نے کافی پی بہت ساری باتیں کی۔ اس کے ساتھ بیتایا ہوا ہر لمحہ بہت خوشگوار تھا۔

پھر دیکھتے ہی دیکھتے ایک ماہ گزر گیا اب تو وہ بھی شاید مجھ سے محبت کرنے لگی تھی۔

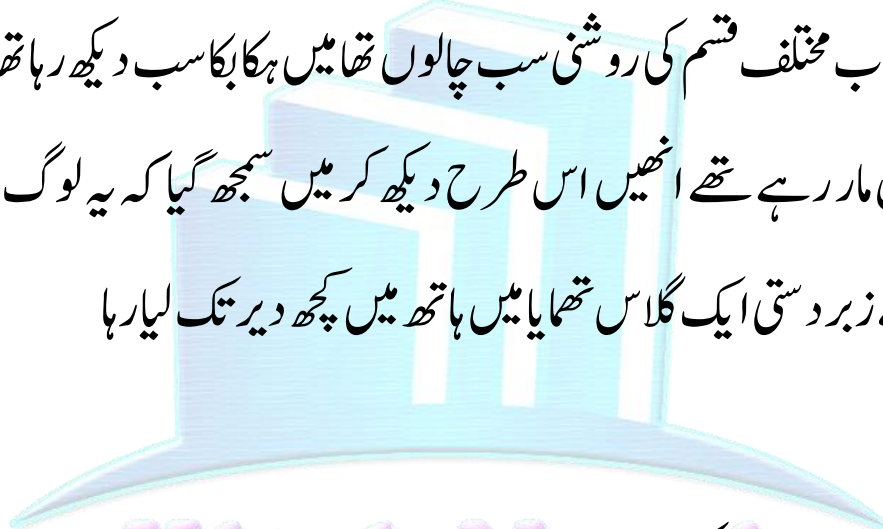


آج شام میں انیقہ سے ملنے کے بعد میں مریم کی بتائی ہوئی چیزیں اور میرا دوست ساحر کے لیے تحفہ لینے چلا گیا آج اس کا برتھ ڈے تھا اس نے ریسٹورنٹ میں پارٹی دی تھی وہ میرا کالج کا جگری دوست تھا۔

تحفہ لینے کے بعد میں گھر چلا گیا۔ رات دس بجے میں ریسٹورنٹ پہنچا۔

Posted On Kitab Nagri

کھانے پینے کے بعد لوگوں کی تعداد کم ہونے لگی تھی بارہ بج گئے تھے میں ساحر کو تحفہ دے چکا تھا اب میں جانے کے لئے اس سے اجازت لے رہا تھا۔ وہ مجھے جانے سے منع کر دیا ہمارا ایک اور اچھا دوست تھا ناصر وہ دونوں مجھے ریسٹورنٹ کے پیچھلے حصے میں لے گئے وہاں بار تھا میں دیکھتے ہی شک میں آ گیا اور وہ دونوں ہنس رہے تھے مسکرا رہے تھے شاید ان کا پہلے سے پلان تھا۔ وہ میرا بازو پکڑے مجھے اندر لے گئے ناچ گانا شراب مختلف قسم کی روشنی سب چالوں تھا میں ہکا بکاسب دیکھ رہا تھا وہ چھوٹے چھوٹے گلاسوں کے گھونٹیں مار رہے تھے انھیں اس طرح دیکھ کر میں سمجھ گیا کہ یہ لوگ پہلے سے آیا کرتے ہیں پھر ناصر نے مجھے زبردستی ایک گلاس تھمایا میں ہاتھ میں کچھ دیر تک لیا رہا



"کیا دیکھ رہا ہے پی جا" ناصر نے کہا

www.kitabnagri.com

"بہت ہلکی ہے پی جا یار" ساحر نے کہا وہ کہے بھی رہے تھے پی بھی رہے تھے میں بہت ہمت کر کے گلاس لب تک لے گیا اور ایک سانس میں پی گیا مجھے کچھ احساس نہیں ہوا پھر میں مزید گلاسیں پی گیا آہستہ آہستہ نشہ طاری ہونے لگا تھا میں ایک اور گلاس لب پر لے گیا کہ میری نگاہ سامنے خوبصورت

Posted On Kitab Nagri

عورت پر پڑی شاید وہ پورے کراچی میں ایک ہی تھی وہ انیقہ تھی میری انیقہ وہ سیاہ ساڑی میں ناچ رہی تھی ادائیں دیکھا رہی تھی اپنے اوپر مسلسل نظر پا کر اس نے مجھے دیکھ ہی لیا وہ رک گئی پھر میری طرف آئی اسے دیکھ کر ساحر ناصر بھی خوش ہو رہے تھے پھر وہ میرے شانے پر تھپتھپانے لگے۔

"امرجی آپ؟۔۔۔ آپ بھی یہاں آیا کرتے ہیں؟" اسے کے چہرے پر کوئی بھی حیرانگی شرمندگی نہیں تھی۔ میں اسے مسلسل دیکھے جا رہا تھا۔

اس کی یہاں موجودگی مجھے اچھی نہیں لگی لیکن نشے میں مجھے سمجھ نہیں آ رہا تھا اور نہ ہی میں سمجھنا چاہتا تھا وہ صرف خوبصورت ہی نہیں حور لگ رہی تھی۔ ساحر اور ناصر دونوں کے پاس بھی عورتیں آئیں وہ ان کے ساتھ چل پڑے

"آپ کا کیا ارادہ ہے جناب؟" انیقہ مسکراتے ہوئے کہی۔ پھر میرا ہاتھ تھامے مجھے کسی دروازے کی طرف لے جانے لگی۔ دروازے کے وہ پار کوٹھا تھا وہاں ایک سیڑھی تھی ہم سیڑھی چڑھے پھر وہاں پر

Posted On Kitab Nagri

بہت سارے کمرے تھے شاید وہ دونوں ان میں سے کسی کمرے میں تھے۔ انیقہ مجھے ایک کمرے میں لے گئی۔۔۔

صبح میری آنکھ کھلی میں ہڑبڑا کر اٹھ کر بیٹھ گیا اور بیڈ کے دوسری جانب دیکھا انیقہ نہیں تھی وہاں صرف میرا شرٹ پڑا ہوا تھا میں نے اپنا فون چالو کیا صبح کے سات بج رہے تھے میرا دماغ گھومنے لگا تھا پوری رات میں یہاں گزارا مریم میرا انتظار کر رہی ہو گی وہ کیا سوچے گی؟ میں اسے کیا جواب دوں گا؟ یہ اللہ یہ میں نے کیا کر دیا۔ میں فون جیب میں ڈالے شرٹ پہنے کمرے سے نکل کر باہر آیا سیڑھی سے اتر ا وہاں میرے کمینے دوست بیٹھے ہوئے تھے جی کر رہا تھا کہ دونوں کو گولیوں سے اڑا دوں۔

"کیا بے سالے تو تو ہم لوگ سے بھی آگے نکلا" ساحر نے مجھے دیکھتے ہی کہا وہ مجھے لینے آئے تھے۔

"ہم رات کو چلے جاتے ہیں تیرا بس چلے تو تو یہی بس جائے" کہہ کر وہ دونوں ہنسنے لگے۔

"کمینوں مجھے پھنسا کر نکل گئے تھے اور مجھے کہہ رہے ہو۔۔۔ کتنا بڑا گناہ کروا دیا مجھ سے۔۔۔ اللہ! توبہ

توبہ کیا ہو گا اب؟"

"اب میں مریم کو کیا جواب دوں گا" میں نے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"بھابھی کو میں نے کہے دیا ہے" ساحر نے کہا۔ میرا دل دھک سے کر گیا نہ جانے اس نکمے نہ کیا کہا ہو گا؟ یا بتا دیا ہو گا؟

"کیا؟؟؟" میں نے بے ساختہ کہا۔

"کہ تو۔۔۔" وہ کہتے کہتے رک گیا اور ناصر کو دیکھنے لگا ناصر اسے دیکھ کر ہنسنے لگا وہ دونوں میری مزہ لے رہے تھے۔

"کہ تو کیا؟" میں پھر بے ساختہ کہے گیا میرا کلیجہ منہ کو آنے لگا تھا۔

"تو میرے گھر پر ہے دیر ہو گئی تھی تو تو یہی سو گیا" سن کر میں نے سکون کی سانس لی۔

"وہ مان گئی؟" میں نے تعجب میں پوچھا۔

"ہاں!!" میں خوش ہو گیا اب کوئی مصیبت نہیں ہے ان کمینوں نگوں سالوں نے مجھے بچا لیا۔ میں ان

کے ساتھ جانے ہی والا تھا کہ انیقہ نے مجھے آواز دی اور میرے پاس آ کر ایک ہاتھ کمر پر رکھ کر دوسرے ہاتھ کی ہتھیلی پھیلاتے ہوئے۔

Posted On Kitab Nagri

"پیسہ تو دیتے جائیں امر جی" انیقہ نے مسکراتے ہوئے کہا اسے دیکھ کر مجھے وہ بیٹے ہوئے پل یاد آئے میں اس بارے میں بات کرنا چاہتا تھا لیکن مجھے دیر ہو رہی تھی اس لیے میں پرس میں سے کچھ رقم نکال کر اس کے ہاتھیلی پر رکھ کر چلا گیا۔

گھر جا کر میرے دل میں چور سا تھا اور مریم وہ میرا چائے ناشتہ تیار کرنے میں مصروف تھی۔ بیوی بچوں کے سامنے مجھے اندر ہی اندر خود پر حقارت محسوس ہو رہی تھی وہ معصوم بے خبر تھے میری اصلیت سے لیکن میں بھی تو دل کے ہاتھوں مجبور تھا۔

پھر میں دفتر چلا گیا دفتر میں بھی میں یہی سوچتا رہا وہ نچنیاں ہے؟ وہ بازاری ہے؟ مجھے اس بارے میں اس سے بات کرنی تھی دفتر سے نکلتے ہی میں بس اسٹاپ پر آیا وہ مجھے دیکھ کر کار میں بیٹھ گئی میں اسی ساحل سمندر لے گیا جہاں میں نے اس سے اپنی محبت کا اظہار کیا تھا۔

"تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟" میں نے جوش میں آتے ہوئے کہا

"کیا؟؟" اطمینان سے انجان بنتے ہوئے کہی

"یہی کہ تم۔۔۔" میں کہتے کہتے رک گیا میں کیسے کہتا کہ تم نچنیاں ہو، تم بازاری ہو۔ میں نے آسان

لفظوں میں کہا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"تم بار میں کام کرتی ہو"

"آپ نے کبھی پوچھا ہم سے؟" واقعی میں میں نے ایک بار بھی اس کا ذکر نہیں کیا تھا۔ پھر مجھے یاد آیا کہ ہماری پہلی ملاقات میں اس نے کہا تھا کہ "اگر آپ ہمارے ساتھ جائیں گے تو لوگ غلط سوچیں گے" اس مطلب مجھے اب سمجھ آیا خیر! کچھ دیر تک خاموشی چھائی رہی ہم دونوں سمندر کی طرف رخ کیے خاموشی سے کھڑے تھے۔

"کیا یہ سب ہم شوق سے کرتے ہیں مجبوری ہوتی ہے۔۔۔ پیٹ پالنے کے لیے کرنا پڑتا ہے" انیقہ نے خاموشی توڑتے ہوئے کہا۔

"تو کیا ایک یہی راستہ ہے پیٹ پالنے کا؟" میں نے بھی اسے جوابا کہا۔

"تو کون ہم غیر تعلم یافتہ کو دفاتروں میں نوکری دے گا" "ہم جانتے ہیں آپ ہمیں بازاری سمجھ رہے ہیں" میں اسے دیکھنے لگا وہ سچ کہہ رہی تھی۔

"ہم ناچتے ضرور ہیں لیکن جسم فروشی نہیں کرتے۔۔۔ ہم بھی آپ سے محبت کرتے ہیں بس کل رات بہک گئے" بہک تو میں بھی گیا تھا۔ آج اس نے اعتراف کر لیا کہ وہ مجھ سے محبت کرتی ہے۔ پہلے تو میں

Posted On Kitab Nagri

اس تعلق کو ختم کرنے کا ارادہ کیا تھا لیکن اب میں ایسا نہ کر سکا۔ وہ جسم فروش نہیں تھی وہ صرف ناچتی تھی میں نے خود کو تسلی دے دی۔

"اب آپ تعلق ختم کرنا چاہتے ہیں ہم سے؟" اس معصومیت سے سوالیہ انداز میں کہا میں پھر اسے دیکھنے لگا جیسے وہ میری رگ رگ سے واقف ہو۔

"ٹھیک ہے آپ ہمیں بس چوراہے تک چھوڑ دیں" میری خاموشی پر اس نے کہا۔
میں بینا کچھ کہے کار کی طرف بڑھنے لگا وہ میرے پیچھے آنے لگی پھر ہم کار میں بیٹھ گئے راستے بھر کار میں خاموشی چھائی تھی وہ اداس بیٹھی تھی مجھے اس پر ترس آرہا تھا پھر چوراہا بھی آگیا۔
"شکریہ" مدھم آواز میں کہہ کر وہ کار کا دروازہ کھولنے لگی۔

"سنو!" میں اس کی طرف دیکھتے ہوئے آہستہ سے کہا وہ رک کر میری طرف دیکھنے لگی۔
"کل میں بس اسٹاپ پر تمہارا انتظار کروں گا" وہ مسکرا نے لگی۔

"جی جناب" کہہ کر وہ دروازہ کھول کر چلی گئی پھر میں بھی مسکراتا چلا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

اسی طرح مہینے گزر گئے ہم یوں ہی ہر شام ملا کرتے تھے سب کچھ بہت اچھا چل رہا تھا پھر ایک دن انیقہ کا ٹرانسفر کراچی کے دوسرے شہر ہو گیا وہ دوسرے شہر چلی گئی تھی۔ ہماری فون پر مختصر سی بات ہو جایا کرتی تھی کچھ دن تک ہماری ملاقات نہیں ہوئی۔ میرا پاگل پن شروع ہونے لگا تھا وہی بے چینی بے قراری وہی کچھ اچھا نہ لگنا وہی بس اسٹاپ پر اسے نہ پانا وہی مریم کو ڈانٹ دینا وہی بچوں کو جھڑک دینا۔

آج بس اسٹاپ سے گزرتے ہوئے مجھے اس کی بہت زیادہ یاد آنے لگی تھی میں اس سے مزید دور نہیں رہے سکتا تھا میں نے کار گھمائی اور دوسرے شہر کے لیے روانہ ہو گیا میں نے مریم کو بتا دیا تھا کہ آج دفتر میں زیادہ کام ہے اس لیے مجھے دیر ہو جائے گی۔ مغرب بعد میں دوسرے شہر پہنچ گیا انیقہ نے مجھے پہلے ہی پتہ بتا دیا تھا اس لیے بار مجھے آسانی سے مل گیا تھا میں اندر گیا وہ ناچ رہی تھی وہ مجھے دیکھ کر خوش ہو گئی اور قریب آ کر گلے لگ گئی مجھے بھی سکون ملا اسے پا کر پھر وہ مجھے باہر لے گئی ہم پیدل چلے

Posted On Kitab Nagri

گھومے پھیرے کھائیں بیسوں میں تھک گیا تھا وہ مجھے کوٹھے پر لے گئی ہم وہاں کچھ دیر باتیں کیے وہ کہتے ہیں نہ دو لوگ کے بیچ میں تیسرا شیطان ہوتا۔۔۔۔ میں پھر وہی غلطی کر بیٹھا۔

پھر کچھ دیر بعد میں واپس اپنے شہر اپنے گھر چلا گیا مریم سمجھ رہی تھی میں دفتر سے آیا ہوں بہت تھک گیا ہوں اس نے بچوں کو مجھے پریشان کرنے سے منع کیا پھر وہ میرے لیے کھانا لگانے لگی بھوک تو مجھے بالکل نہیں لگی تھی انیقہ کے ساتھ میں نے اچھا خاصا کھالیا تھا لیکن مریم کا دل رکھنے کے لیے اپنی اصلیت چھپانے کے لیے میں نے کھالیا اس میں قصور صرف دل کا تھا ورنہ کون اتنی معصوم بیوی کو دھوکہ دیتا

کھانے کے بعد میں تھکا مارا سو گیا

www.kitabnagri.com

اسی طرح میں اکثر دفتر سے انیقہ سے ملنے چلا جایا کرتا تھا اور رات میں واپس آ جایا کرتا تھا پھر ایک دن دفتر میں بیٹھے بیٹھے میرے ذہن میں آیا کہ کیوں نہ میں انیقہ سے نکاح کر لوں اسے محرم بنالوں لیکن بات تھی مریم کی میں اسے کیسے بتاتا یا پھر نا بتاتا میں دوسرے شہر میں انیقہ کو رکھتا تو جانتی ہے میں

Posted On Kitab Nagri

شادی شدہ ہوں مجھے امید تھی وہ سمجھ جائے گی اسی امید سے آج میں دفتر سے دوسرے شہر گیا انیقہ سے ملا ہم کسی کیفے میں کافی پی رہے تھے۔

"انیقہ مجھے لگتا ہے ہمیں نکاح کر لینا چاہیے۔۔ بہت گناہ کر لیا ہم نے" میں نے موقع دیکھتے ہی سنجیدگی سے کہا۔

"اچھا تو اب آپ کو احساس ہو رہا ہے" وہ مجھے دیکھ کر کہہ رہی تھی میں شرم کے مارے نظر جھکا لیا۔
"آپ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی؟" اس نے اچانک سے یہ بات کہے دی میں اسے دیکھنے لگا مجھے اس کی توقع نہیں تھی۔

"نہیں!" میں نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔
"پھر کب دیں گے؟" وہ سوالیہ انداز میں ہاتھ کے اشارے سے کہی۔ مجھے کہیں نہ کہیں غصہ آرہا تھا کہ وہ مریم کو طلاق دینے کو کہہ رہی تھی۔

"میں مریم کو طلاق نہیں دوں گا" میں نے صاف کہہ دیا۔

"اچھا تو ہمیں ایک ہی گھر میں رکھیں گے؟" اس نے بھونپیں اچکاتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

"نہیں!۔۔ تم یہاں رہو گی وہ وہاں۔۔ وہ نہیں جانتی ہمارے بارے میں" میں نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"ہمیں آپ اس طرح نہیں چاہئے۔۔ ہم آپ کے ساتھ سکون کی زندگی گزارنا چاہتے ہیں ہمیں آپ ہر وقت چاہئے" وہ اس طرح کہہ رہی تھی میں حیران ہو رہا تھا۔

"میں ایسا نہیں کر سکتا۔۔ مجھ میں ہمت نہیں ہے مریم کو بتانے کی اسے چھوڑنے کی"

"تو آپ ہمیں چھوڑ دیں" اس نے بہت ہی آسانی سے کہہ دیا۔

"ایسا مت کہو" میں نے فوراً کہا۔ وہ خاموش رہی پھر کچھ لمحے بعد۔۔۔

"ہم بھاگ جائیں گے کتنا بڑا پاکستان ہے ہم اسلام آباد، حیدرآباد، لاہور، ملتان، سیالکوٹ کہیں بھی چلے جائیں گے۔۔ ہم بھی تھک چکے ہیں روز کے ناچنے سے کہیں دور چلیں گے سکون سے زندگی

Posted On Kitab Nagri

گزاریں گے آپ تو پڑھے لکھے ہیں آپ کو اچھی نوکری مل جائے گی " وہ جس طرح کہتی گئی میں ذہن میں تصویریں بناتا گیا سب کچھ بہت حسین لگ رہا تھا۔

اگلے دن دفتر میں مجھے انیقہ کا فون آیا

" آج ہمارا مالک سے جھگڑا ہو گیا ہے اب ہم یہاں اور نہیں رہیں گے ہم نے بات کر لی ہے آج رات ہم اسلام آباد کے لیے نکل رہے ہیں اگر آپ ہمارا ساتھ چاہتے ہیں تو آپ بھی اسٹیشن پر تیاری کے ساتھ آجائے گا " میں نے صرف " اچھا " کہا مجھے سمجھ نہیں آیا میں اور کیا کہوں وہ بھی شاید جلدی میں تھی اس لیے اس نے فون رکھ دیا۔

Kitab Nagri

وہ مجھے بھاگنے کے لیے کہہ رہی تھی ایک سیکنڈ!!۔۔ بھاگنے والا تو میں تھا اپنی بیوی بچوں کو چھوڑ کر وہ تو عزت سے جانے والی تھی اپنے کوٹھے سے۔ پورے وقت میں یہی سوچتا رہا کہ میں کیسے بھاگوں گا کیا کروں گا۔ چھٹی ہوتے ہی میں گھر چلا گیا دونوں بچوں کو مریم کو دیکھ کر میں الجھن میں تھا کیسے کیا کرنا چاہیے میں نے کسی بھی قسم کی کوئی تیاری نہیں کی تھی رات کا کھانا وانہ کھا کر ہم سونے کی تیاری کرنے

Posted On Kitab Nagri

لگے میں بیڈ پر آنکھ بند کر لیٹا رہا ذہن مسلسل چل رہا تھا پھر مجھے احساس ہوا تاریکی پوری طرح چھا گئی ہے مریم بھی سو گئی ہے میں اٹھ کر ڈرائینگ روم میں صوفے پر بیٹھ گیا دونوں ہاتھ کی ہتھیلیوں سے منہ چھپائے دایاں پیر ہلا رہا تھا۔

"یا اللہ میں کیا کروں میرے کچھ سمجھ نہیں آ رہا ایک طرف انیقہ ایک طرف بیوی بچے" میں نے پیر روک کر منہ سے ہاتھ ہٹا کر من میں سوچا۔

"اگر میں مریم اور بچوں کو چھوڑ کر انیقہ کے ساتھ چلا جاؤں تو میں اس کے ساتھ خوش تو رہوں گا لیکن میں ساری زندگی خود کو معاف نہیں کر پاؤں گا زندگی بھر مجھے پچھتاوا رہے گا ان کو چھوڑ کر اور ان کا کیا ہو گا یہ کیسے زندگی گزاریں گے؟۔۔۔۔ اور اگر میں انیقہ کو چھوڑ دوں تو؟ تو بھی میں مریم اور بچوں کے ساتھ خوش رہے ہی سکتا ہوں۔۔۔ مریم میری نہایت ہی معصوم بیوی جسے میں کئی مہینوں سے بے وقوف بناتا آ رہا ہوں وہ مجھ پر یقین کر کے ہر بات مان جاتی ہے پھر میں اسے اتنا بڑا دھوکہ کیسے دے سکتا ہوں؟ اسے بچہ راہ پر کیسے چھوڑ سکتا ہوں؟ اس کا بھی حساب دینا ہو گا مجھے۔۔۔ اور انیقہ وہ

Posted On Kitab Nagri

نامحرم ہے اسے چھوڑنا پچھتاوا نہیں رہے گا اور نہ ہی گناہ بس زندگی بھر یاد رہے گا کہ میں نے ایک حسین خطا کی تھی۔۔۔ اگر وہ میرے بنا رہے سکتی ہے تو جائے، ورنہ یہی رہے کر مجھ سے نکاح کر لے اور اگر نہیں تو وقت کے ساتھ ساتھ میں اسے بھول ہی جاؤں گا" میں خود کو سمجھا رہا تھا۔

میں نے طے کر لیا تھا کہ میں کہیں نہیں جاؤں گا میں اپنی بیوی بچوں کے ساتھ ہی رہوں گا پھر انیقہ سے سارا تعلق بھی ختم ہو جائے گا میں وہ بے چینی بے قراری سہنے کے لیے تیار تھا مجھے امید تھی کہ مجھے صبر آجائے گا۔ شاید اللہ نے میرے مردہ ضمیر کو زندہ کر دیا تبھی میں نے مثبت سوچ مثبت فیصلہ کیا پھر میں نے دیکھا کہ مریم نیند سے بیدار میرے سامنے آکر کھڑی ہو گئی۔

Kitab Nagri

"کیا ہوا؟ آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے؟" وہ مجھے اس طرح اکیلا بیٹھا دیکھ کر پریشان ہوتے ہوئے کہی۔ میں نے اسے اشارہ کر کے بیٹھنے کے لیے کہا وہ میرے بازوؤں میں بیٹھ گئی آج میں نے اسے بہت غور سے دیکھا اسے دیکھ کر میرا دل بھر آیا اس نے سادے سوٹ پر سر پر دوپٹہ رکھا ہوا تھا وہ معصوم پاکیزہ

Posted On Kitab Nagri

لگ رہی تھی وہ میری بیوی تھی میری محرم۔۔ میں نے اس کے ماتھے پر بوسہ لیا اور اسے گلے لگایا
میری آنکھیں نم ہو گئی تھی۔

اگلے دن دفتر میں مجھے انیتھ کا خیال آیا کہ کیا وہ چلی گئی ہو گی یا نہیں؟ اگر وہ نہیں جاتی تو وہ مجھے رات
کو ہی فون کرتی لیکن اس نے اب تک نہیں کیا شاید اسے صبر آ گیا تھا۔ شام پانچ بج کر پچاس منٹ پر
میں دفتر سے نکل گیا راستے میں بس اسٹاپ آیا عادتاً میری نظر بس اسٹاپ پر پڑی وہ نہیں تھی میں
مسلل کار چلاتا آگے بڑھا چورہا آنے سے پہلے ہی ٹریفک جام ہو گئی میں آسمان کی طرف دیکھ مسکرا نے
لگا۔



Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

knofficial9@gmail.com

www.kitabnagri.com
whatsapp _ 0335 7500595